سیف الرحمٰن الفلاح ، بی ۔ اے　　　قسط نمبر ۳

استمداد بغیر اللہ پر تحقیقی نظر

مشرک نسیان کا مریض ہوتا ہے

کتنی تعجب انگیز بات ہے کہ جو شخص عالم ہونے کا دعویٰ کرتا ہے اس کے معانی سے واقفیت نہیں رکھتا۔ دراصل اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ نسیانِ علم کا مریض ہے۔ جیسے اللہ تعالےٰ نے اس کا ذکر فرمایا :

" وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ وَمَا يَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللّٰهِ فَيَقُولُ ءَأَنْتُمْ أَضْلَلْتُمْ عِبَادِي هٰؤُلَاءِ أَمْ هُمْ ضَلُّوا السَّبِيلَ ۝ قَالُوا سُبْحَانَكَ مَا كَانَ يَنْبَغِي لَنَا أَنْ نَتَّخِذَ مِنْ دُونِكَ مِنْ أَوْلِيَاءَ وَلٰكِنْ مَتَّعْتَهُمْ وَآبَاءَهُمْ حَتّٰى نَسُوا الذِّكْرَ وَكَانُوا قَوْمًا بُورًا " (الفرقان ع ۲)

جس روز اللہ تعالےٰ ان (مشرکوں) کو اور جن کی وہ پوجا کرتے رہے (اور اللہ کو بھلا دیا) سب کو اکٹھا کرے گا۔ پھر ان سے دریافت کرے گا۔ "کیا تم نے میرے ان بندوں (مشرکوں) کو گمراہی (کے راستہ) پر چلایا یا وہ خود راہِ راست سے بھٹک گئے؟" وہ عرض کریں گے "الٰہی! تو پاک ہے۔ ہماری کیا مجال ہے کہ تجھے چھوڑ کر اور لوگوں کو اپنے معبود بنائیں۔ ہاں تو نے خود ان کو اور ان کے آباؤ اجداد کو دنیا میں کچھ منفعت (سیم وزر) سے نواز ا، جس میں مشغول ہو کر تیری یاد سے غافل ہو گئے۔ وہ تو خود ہی ایسے کام کرتے تھے جس کے باعث وہ ہلاکت کے مستحق ٹھہرے تھے۔"

جو شخص ہدایت کے راستہ سے بھٹک کر گمراہی کے گڑھے میں گرتا ہے تو اس کی گمراہی کے اسباب میں سے ایک سبب اللہ کے ذکر سے غافل ہونا ہے۔ اللہ تعالےٰ کا فرمان ہے :

غیر اللہ کو پکارنا کفر ہے

" وَمَنْ يَدْعُ مَعَ اللّٰهِ إِلٰهًا آخَرَ لَا بُرْهَانَ لَهُ بِهِ فَإِنَّمَا حِسَابُهُ عِنْدَ رَبِّهِ إِنَّهُ لَا يُفْلِحُ الْكَافِرُونَ " (المؤمنون ۶۴)

"جو شخص اللہ کے ساتھ اور معبودوں کو پکارتا ہے جن کے معبود ہونے کے متعلق ان کے پاس کوئی دلیل نہیں تو ایسے شخص کا اللہ خود حساب لے گا۔ یہ یقینی بات ہے کہ کافر

کبھی فلاح نہیں پاتے۔" (المومنون ع ۶)

یہ آیت اس امر پر دلالت کرتی ہے کہ جو شخص اللہ کے ساتھ اور لوگوں کو معبود بناتا ہے وہ اللہ کے ساتھ کفر کرتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اس نے دعا کو جو اللہ کی خصوصیات میں سے ہے ایسے شخص کی طرف منسوب کیا جو اس کا مستحق نہیں اور عبادت کے لئے غلط مقام منتخب کیا۔ اس آیت کی مثل اللہ کا یہ ارشاد ہے:

"حَتّٰٓى اِذَا جَآءَتْهُمْ رُسُلُنَا يَتَوَفَّوْنَهُمْ قَالُوْٓا اَيْنَ مَا كُنْتُمْ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ قَالُوْا ضَلُّوْا عَنَّا وَشَهِدُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ اَنَّهُمْ كَانُوْا كٰفِرِيْنَ" (الاعراف ع ۴)

"یہاں تک کہ ان مشرکوں کے پاس ہمارے فرستادہ فرشتے پہنچ جاتے ہیں اور ان کی روح قبض کرنے لگتے ہیں تو ان سے کہتے ہیں "اللہ کو چھوڑ کر جن کو تم اپنی حاجتوں کے لئے پکارا کرتے تھے (اب ان کو بلاؤ تو سہی) وہ کہاں ہیں"، وہ جواب دیں گے، "ہمیں ان کا کچھ علم نہیں (خدا جانے کہاں گئے)"۔ پھر وہ خود اعتراف کریں گے۔ اس میں ان کا کوئی گناہ نہیں وہ خود (اللہ تعالٰے کی ذات کے) منکر ہیں۔ (الاعراف ع۴)

تو یہ دعا ان کے لئے سود مند نہ ہوئی حالانکہ وہ اس سے نفع کی توقع رکھتے تھے یعنی سب کچھ ان کے ارادہ اور مرضی کے خلاف ہوا۔ ان کی امیدیں ناکام ہوئیں۔ ان کی سعی رائیگاں گئی اور انہوں نے اپنے نفس کے خلاف خود کفر کی گواہی دی۔

دعا ہی دین ہے

اللہ تعالٰے نے اپنے بندوں کو دعا کرنے کا حکم فرمایا ہے اور دعا کو ان کے لئے مشروع قرار دیا ہے اور ان کے دعا کرنے کو پسند فرمایا ہے اس کو دین کے نام سے تعبیر کیا ہے۔ یہ "ال معرفہ" کے ساتھ ذکر ہوا ہے۔ جو تاکید کے معنی دیتا ہے جیسے فرمایا: "فادعوا اللہ مخلصین لہ الدین ولو کرہ الکافرون" (المؤمن ع۲)

"تم اللہ کو پکارو، عبادت کو اس کے لئے خالص کرتے ہوئے، خواہ یہ بات کافروں کو بری محسوس ہو۔"

تمام عبادات کا یہی حال ہے۔ جن کا اللہ نے اپنے بندوں کو حکم فرمایا ہے۔ تو اس کا کرنا عبادت ہے۔ ایک حدیث میں یوں ذکر آیا ہے:

حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

"من لم یسأل اللہ یغضب علیہ" (تفسیر ابن کثیر ج ۴ ص۸۵، ترمذی ج ۲ ص۱۷۳)

"جو اللہ سے سوال نہیں کرتا وہ اس پر ناراض ہوتا ہے۔"

ایک حدیث میں یہ الفاظ آئے ہیں:

"الدعاء سلاح المومن وعماد الدین ونور السموٰت والارض"

(ترغیب جلد ثانی صفحہ ۴۷۹ بحوالہ حاکم)

"دعا مومن کا ہتھیار ہے، دین کا ستون ہے اور زمین و آسمان کا نور ہے۔"

تو اس شخص کا کیا حال ہوگا جو ان امور میں اللہ کا شریک بناتا ہے جو اس نے اپنے بندوں کے لئے مشروع قرار دیئے ہیں۔ اور ان کو حکم فرمایا ہے کہ ان امور کو اللہ کے لئے خالص کریں اور اس بات سے منع فرمایا کہ کسی کو ان امور میں اللہ کا شریک ٹھہرائیں۔

جیسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

"قل اندعوا من دون اللہ ما لا ینفعنا ولا یضرنا و نرد علی اعقابنا بعد اذ ھدانا اللہ .... الیٰ وامرنا لنسلم لرب العالمین" (الانعام ع ۹)

"آپ کفار سے کہہ دیجئے کیا ہم اللہ کو چھوڑ کر ایسے لوگوں کو پکاریں جو ہمیں نفع پہنچانے پر قادر ہیں نہ نقصان پہنچانے کی ہمت ہے۔ جب اللہ نے ہمیں ہدایت فرمائی (دینِ اسلام کی تعلیم دی) کیا اس کے بعد ہم اسلام سے پھر جائیں؟ .... "ہم کو تو یہ حکم ملا ہے کہ اپنے پروردگار کے پورے پورے مطیع بن جائیں"

دعا کئی عبادات پر مشتمل ہے

یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ دعا کئی اقسام کی عبادات پر مشتمل ہے، کہ دعا کرنے والا:

۱۔ اپنے چہرے کو اس ذات کی طرف متوجہ کرتا ہے۔ جس کو وہ بلاتا اور پکارتا ہے۔

۲۔ جس ذات کو وہ پکارتا ہے اس کی طرف دل و جان سے رغبت کا اظہار کرتا ہے۔

۳۔ جس کو پکارتا ہے اس پر پورا پورا اعتماد کرتا ہے۔

۴۔ جسے بلاتا ہے اس کے سامنے اپنے عجز و انکساری کا اظہار کرتا ہے۔

۵۔ جس ذات کو وہ پکارتا ہے اس کے سامنے سرنگوں ہونا بلکہ سجدہ ریز ہوتا ہے۔

تو معلوم ہوا کہ جو شخص غیر اللہ کی طرف اپنا منہ پھیر لیتا ہے وہ مشرک ہے۔ خواہ وہ اسے پسند کرے یا نہ کرے اور جو اللہ تعالیٰ سے روگردانی کرتا ہے اور غیر اللہ کی طرف متوجہ ہوتا ہے تو اس کا بھی یہی حال ہے۔

چنانچہ اللہ تعالےٰ کا فرمان ہے :

اللہ کیلئے خالص عمل کرنے کا حکم

وَمَنْ اَحْسَنُ دِيْنًا مِّمَّنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ وَّاتَّبَعَ مِلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا ؕ وَّاتَّخَذَ اللّٰهُ اِبْرٰهِيْمَ خَلِيْلًا۝ (النساء)

"بھلا اس شخص سے اچھا دین میں کون ہو سکتا ہے جو اپنے چہرے کا رخ اللہ عزوجل کی طرف پھیر دیتا ہے۔ اور (اس سے اس کا مقصد دنیوی غرض نہیں بلکہ) وہ نیکی سمجھ کر اسے کرتا ہے اور پھر اس عمل کو حضرت ابراہیمؑ کے دین کی پیروی میں کرتا ہے جو (مشرکین کے مذاہب سے) الگ رہنے والے تھے (حضرت ابراہیمؑ کا دین کیسے اچھا نہ ہو) وہ تو اللہ کے پیارے تھے۔"

اس آیت کی تفسیر میں ابن کثیرؒ بیان کرتے ہیں :

"أی اخلص العمل لربه فعمل ایمانا واحتسابا (وهو محسن) ای متبع فی عمله ما شرع الله له وما ارسله به رسوله من الهدی ودین الحق - (تفسیر ابن کثیر جلد اوّل ص۵۵۹)

یعنی "اس نے اپنے عمل کو اپنے رب کے لئے خالص کیا اس پر ایمان لاتے ہوئے اور ثواب حاصل کرنے کی غرض سے۔ وہ نیکی کرنے والا ہے۔ یعنی وہ اپنے عمل میں اللہ کے حکم کی تابعداری کرنے والا ہے۔ جو اس نے اس کے لئے مشروع قرار دیا اور جس کو دے کر اپنے رسولؐ کو بھیجا یعنی ہدایت اور دینِ حق۔"

تو جو شخص اپنے اعمال میں اخلاص کو مفقود کر لیتا ہے وہ منافق ہے۔ اور جو شریعت کی پیروی میں عمل نہیں کرتا وہ گمراہ ہے اور جو ان دونوں امور کو جمع کرتا ہے وہ مخلص مومن ہوگا۔ جن کے نیک اعمال کو اللہ تعالےٰ قبول فرماتا ہے اور برائیوں سے تجاوز فرماتا ہے۔ یہ لوگ اہلِ جنت ہیں۔ یہ وعدہ صداقت پر مبنی ہے۔ جو ان سے کیا گیا ہے۔

حنیف کا مطلب ہے اللہ کی طرف متوجہ ہونے والا اور (غیر اللہ سے روگردانی کرنے والا) جیسے پہلے ذکر ہو چکا ہے۔

دورِ حاضر میں نیکی اور گناہ کی تعریف

پس دینِ اسلام کی حقیقت یہی ہے جو یہاں بیان ہو چکی ہے آج کے دور میں اس کی

حیثیت ایک اجنبی کی ہے۔ اور پہلے بھی یہی حال رہا ہے۔ آج نیکی کو گناہ سمجھا جا رہا ہے۔ اور گناہ نیکی تصور ہونے لگی ہے سنت کو لوگ بدعت سمجھ کر سنت ادا کرنے والے کا مذاق اڑاتے ہیں جبکہ بدعت کو سنت سمجھ کر خوب رواج دیا جا رہا ہے[1]۔ چھوٹے بچوں کی اسی ماحول میں تربیت ہو رہی ہے۔ بڑے آدمی یہی سمجھتے سمجھتے پیر سال ہو چکے ہیں اہلِ قبور کا فتنہ دن بدن زور پکڑ رہا ہے اور اکثر لوگ اس ذات کی خالص عبادت کرنے سے روگردانی کرتے ہیں جو ہر شے کا مالک ہے، جسے ہر شے پر مکمل کنٹرول حاصل ہے اور جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ تو ان لوگوں نے اس کی عبادت میں کئی شریک بنا رکھے ہیں اور ان میں ذی عقل اور صاحبِ فہم لوگ اسے عبادت تصور نہیں کرتے، بلکہ ان کی شفاعت تصور کرتے ہیں۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے خبر دی ہے کہ شفاعت کا پورا پورا حق اسی کو ہے تو جو شخص غیر اللہ سے کوئی شئ طلب کرتا ہے جو اس شے کا مالک نہیں، وہ نہ سنتا ہے نہ دعا قبول کرتا ہے، اور وہ اسے اس سے طلب کرتا ہے، جس کو اس پر قدرت نہیں، یہ شرک ہے۔ اور جو اس کا مالک ہے اور جو اذن دینے کا مجاز ہے اور دعا قبول کرنے کا مجاز ہے تو اس کا دار العمل میں اس ذات سے کچھ طلب کرنا، جو اس کا مالک ہے، عبادت ہے جبکہ غیر اللہ سے کچھ طلب کرنا شرکِ عظیم ہے۔

---

[1] چنانچہ اہلِ سنت ہونے کے دعویدار، ہر بدعت کو فروغ دے رہے ہیں۔ اپنے آپ کو مومن کہلانے والے صحابہ کرامؓ خصوصاً حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کے ایمان کو مشکوک بتا رہے ہیں۔ اور خاتم النبیینؐ کی نبوت اور رسالت کے بعد نبوت کا دروازہ کھولنے والے خود کو مسلمان اور دوسروں کو غیر مسلم تصور کر رہے ہیں یہ ایسے ہے جیسے فرعون نے اپنی بھری محفل میں حضرت موسٰی کو فساد برپا کرنے والا اور اپنے نیک اور صالح ہونے کا دعویٰ کیا تھا۔

بقیہ ص۱۴ سے آگے :

کہ کفاءۃ میں صرف دین کا اعتبار ہے۔"

بہر حال اگر لڑکا نیک اور متقی ہو اگرچہ وہ سید نہ ہو، اس کے ساتھ سیدہ لڑکی کا نکاح کرنا شرعاً جائز ہے۔

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب!